منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

اخبار حقیقی برکت از برکت دولت | زیور حقیقت | منشور محمدی | اخبار حقیقی برکت از برکت دولت

منشورِ محمدی

چو منشور ظلمت زدا و جہاں | زفضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ارزد | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بو مفتر چنیں | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۱۵ ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوے

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہے ایک دین سے نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پائین اسنے جود و زباین | بیکار نہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمد
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہہ سے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی رو برو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور معطر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سے ازآغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہی اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن پر اس سے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صد یمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے تاشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلغریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے روپر | نازان ہی بہت تری مدد پر
امت ہے ترے یہی امید | رکہیگی عزیز اوسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے کردے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدر دانی
ہے تمکو ضرور گر ہو بیدار | دن پیچہے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا صفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فورا زر نقد پانچ بیسو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجہے روانا
ہر عشر مین سال بہر تنگ اکبار | حاصل مرا ہوگا تمکو صد

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلد دن سے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ ر جتنے پرچہ ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے نیم آنہ مین ۷ پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوینگے ۔

شکرگذاری و شکایت

جن الطاف فرماؤن نے قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمائی ہم تہ دل سے ان کے مشکور ہین ہمارے بعض کرمفرماؤن سے ہمکو گلہ بھی ہے کہ جن کے ذمہ سالہا سال کی باقی ہے اور جنہون نے ہمارے حال پر عنایت کی نظر نہ کی ۔ ان مہربانون کا یہ حال ہے کہ جواب خطوط تک نہین لکھتے اور جب ایک سے زیادہ خط طلب قیمت مین بھیجے جاتے ہین اور تقاضا کیا جاتا ہے تو بعض فرماتے ہین کہ انشاء اللہ قیمت بھیجی جاویگی ۔ بعض تحریر جواب مین یہ کہتے ہین کہ قیمت بھیجی جائیگی اخبار ہمارے نام کا روانہ نہ فرماؤ مین ۔ اخبار منشور محمدی کی اشاعت کی جو غرض ہے ناظرین پر آئینہ ہے یہ اخبار محض حمایت دین متین کے لئے جاری کیا گیا ہے اس سے نفع دنیوی ہرگز ہرگز مقصود نہین اور جو قیمت ہمنے اخبار کی مقرر کی ہے وہ ہرگز اخراجات کے لئے کافی نہین ۔ باوجود نامراد ہونے کے ہمارے مہربان خریدار ۔ صاحبان ارسال قیمت مین تکاہل فرمائین اور کئے سال کی قیمت سے تائید نہ کرین تو یہ بڑی بے انصافی ہے ۔ جن حضرات نے طلب قیمت پر اخبار کی موقوفی تحریر فرمائی ہے ان کو معلوم کرنا چاہیے کہ اسمین ہمارا کچھ نقصان نہین ہمارے ناظرین ہی کا ہے معاونین مین خدا کے فضل سے ابھی ایسے باہمت موجود ہین کہ جنکی اعانت سے ایک خریدار نادہندہ کی عوض مین دو قیمت پیشگی دینے والے مشتری پیدا ہون مسلمانون کی حمیت پر افسوس ہے کہ اپنے دین کے حمایتی اخبار کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہین ۔

ہمنے ایسے خریدارون کے لئے جن کے ذمہ چار چار پانچ پانچ سال کی قیمت باقی ہے یہ تجویز کی ہے کہ ۵ ماہ رمضان المبارک تک توقف کرین اگر اس عرصہ مین باقی کا مبلغ آگیا تو خیر ۔ ورنہ ان حضرات کے نام نامی اخبار منشور محمدی مین بزمرہ خریداران نادہندہ مشتہر کئے جائین اور بعد کو وصول مبلغ کے لئے جو کچھ مناسب تدبیر ہوگی کیجائیگی ۔

امید ہے کہ ہمارے ناظرین ادائے قیمت سے ہمارے شکریہ کے مستحق اور حمایت اسلام کے اجر مین شریک ہونگے اور اپنے نام کو اس فہرست بے حمیتی اور نادہندی مین چھپنے نہ دینگے ۔

نور بصیرت

اس نام کا ایک اردو رسالہ ماہوار دو جز پر پندرہ ماہ جون سنہ ۱۸۸۴ء سے شایع ہوگا اس مین الترامًا چار رنگ کے مضامین درج ہونگے سب سے پہلے ایک مضمون متعلق علم ادب کے ہوگا جس مین انشا پردازی مخزن

اور عبارت آرائی مشرقی کی گنگا جمنی کیفیت نظر آئیگی۔
پھر ایک مضمون متعلق علوم و فنون کے ہوگا جسمین علوم
جدیدہ اور فنون قدیمہ کی تحقیقاتین شیر و شکر ہونگی
پھر ایک مضمون متعلق فن تمدن کے ہوگا جسمین بعض
معرکۃ الآرا اور ضروری پولیٹکل (سیاسی) مسئلون
پر مدبرانہ راے دیجاویگی۔ آخر مین ایک مضمون
متعلق فن تاریخ کے ہوگا جسمین قومون کی تنزل
و ترقی کے اسباب تمدن اور شایستگی سے آثار
توحش و ناشایستگی کی نشانیان بیان ہون گے
مغربی تاریخ نویسی کا مشرقی تاریخ نویسی سے حکیمانہ
مقابلہ کیا جائیگا اور بعض نادر و نایاب تواریخ کی
کتابون کا ترجمہ یا خلاصہ بھی درج ہوگا اس رسالہ کے
اجرا سے غرض یہ ہے کہ لوگون مین علوم و فنون کا شوق
پیدا ہو۔ انہین مشرقی اور مغربی ترقیون کا فرق
معلوم ہو اردو زبان کی خوبی اور وسعت انشا
پردازی و قابلیت ترقی نظر آئے ان مین تمدنی
روح کا ظہور ہو جس سے سردست وہ محروم ہین اون
سے اخلاق و عادات درست ہون اونکی طرز زندگی
کی اصلاح ہو اونکی روش معاشرت مسلک عقل سے
موافق ہو۔ اگرچہ یہ غرض نہایت عسیر الحصول و مشکل
ہے مگر چونکہ اقویتر اس رسالہ کے ایک نہایت لایق
و قابل شخص ہین جنہین انگریزی عربی فارسی اردو
مین کامل مہارت ہے اور جنہون نے مدتون متعدد
انگریزی و اردو اخبارون کی وقایع نگاری اور
بہت سے اردو اخبارون کی ایڈیٹری کی ہے اور
نامہ نگار و مضمون نویس بھی ماشاء اللہ نہایت ذی علم
اور مستعد لوگ ہین۔ لہذا ہر طرح امید ہے کہ یہ غرض
کامل طور پر حاصل ہو بشرطیکہ لایق معاصرین اس اشتہار
کو اپنے اپنے اخبار گہربار مین تا تاریخ اجرا اسکے مشتہر
فرماکر میری حوصلہ فزائی فرماوین اور شایقین برتر
تمکین بھی جلد جلد درخواستین معہ قیمت پیشگی بھیجنی
شروع کر دین۔

قیمت اس رسالہ کی مینے بنظر رفاہ عام و نفع انام بہت
ہی قلیل رکھی ہے یعنے معہ محصول سالانہ (پھے)۔
غالباً اتنی کم قیمت بارگران نہ ہوگی مضامین خاص
و اشتہارات وغیرہ کی چھپوائی بحساب فی سطر ۱ر
لیجاویگی یہ بھی کچھ زیادہ نہین۔ شایقینو۔ چلو
لپکو۔ دوڑو۔

المشتہر
محمد ظفر یاب اٹالی ملا پارہ کلکتہ نمبر ۱۶۔

جناب مخدومی و مکرمی سلمہٗ

بعد ما وجب یہ ہے کہ مین نے ایک خط بنام پادری
جوزف نامدؔ مسیحی بابت اعلان ضروری لکھا ہے
چونکہ اسمین کوئی میری ذاتی غرض شامل نہین ہے لہذا
مجھے امید ہے کہ آپ اوس خط کو اپنے اخبار منشور محمدی
مین جگہہ دین گے۔ وہو ہذا

الحمد للہ رب العالمین و بہ نستعین۔ بخدمت جناب
پادری جوزف نامدؔ صاحب مسیحی سرگروہ عیسائیان
سلمہ اللہ و ہداہ۔

مین اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء میں

آپ کا اشتہار مطبوعہ مسمّی باعلان ضروری دیکھا چونکہ آپ نے ہر مسلمان سے اسکی جواب کی استدعا کی ہے لہذا مجھہ پر بھی بحیثیت مسلمان ہونے سے فرض ہوا کہ اسکا جواب تحریر کردن چنانچہ مین بھی ان استفسارات کی جو اوسمین تحریر ہین جوابات لکھی ہین (جو میرے نزدیک تو کافی ہین آگے خدا جانے) لیکن قبل اس سے کہ ان کو آپ کی خدمت مین روانہ کرون آپ سے ایک امر دریافت کیا چاہتا ہون کہ آپ کا ان استفسارات سے طبع کرانے سے اصلی مقصد کیا ہے آیا آپ کو تحقیق حق منظور ہے (جیسے کہ آپ اول ہی مین تحریر فرماتے ہین) یا محض اپنی مذہب کی (قطع نظر اس سے کہ وہ حق ہے یا باطل) جھوٹی پیروی مدنظر ہے۔

پس اگر آپ فقط یہ چاہتے ہین کہ جو امر حق ہے وہ آپ پر منکشف ہوجائے تو مین آپ کو اس خیال سے پیدا ہونے پر (جسکو خدا کے طرف سے سمجھنا چاہیے) مبارکباد دیتا ہون اور مجھے یقین کلی ہے کہ اگر آپ تعصب کے پیراہن کو اپنے گلے سے اوتار ڈالین گے تو بعد تحقیق آپ کو جمیع مذاہب مین سے اسلام ایسا چمکتا معلوم ہوگا جیسے ستارون مین سے چودوین رات کا چاند (خدا ہمکو اور آپ کو راہ راست پر لاوے)

لیکن جہان پر کہ آپ نے جواب دینے کی شرطین لکھی ہین ان مین دو جگہہ ایسی عبارت تحریر کی ہے جسکے دیکھنے سے سخت افسوس ہوتا ہے اور جس سے آپ کا بر تعصب صریح طور پر ظاہر ہوتا ہے ایک جگہہ پر تو نامراد کچھہ تحریر فرمایا ہے کہ مجیب جواب کو بہت درکار ہے کہ جواب الجواب اس سے بھی زیادہ دراز نہ ہوجاوے اور ایک جا پر لکھا ہے کہ "تاکہ جواب الجواب اس کے پتے پر بھیجا جاوے" کیونکہ اگر آپ کو تحقیق حق منظور تھی تو پھر جواب الجواب سے کیا واسطہ اور آپ کو کیطرح معلوم ہوا کہ مجیب ایسا ہی جواب دیگا جسمین آپ کو جواب الجواب کی بھی گنجایش باقی رہیگی۔ فرض کیجئے کہ اوسنے مسکت جواب دیا"۔

اور اگر آپ یہ کہین کہ ہم کو اسبات کا پہلے سے یقین تھا کہ ان استفسارات کا کوئی شخص شافی جواب دے ہی نہین سکتا تو حضرت میرے نزدیک آپ نے اپنی اوپر اسقدر تکلیف ناحق گوارا کی اپنی آپ ہی استفسارات لکھتے (بلکہ لکھتے بھی نہین) اور سمجھلیتے کہ کہ کوئی شخص انکا جواب نہ دیسکیگا پھر فرے سے حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا کہتے (بلکہ اگر اونکی سات دس پانچ اور بیٹے بلکہ پوتے بھی بلکہ ماں اور باپ بلکہ سارا کنبہ ہے نعوذ باللہ من ذلک مان لیتے تو آپ کو کون روک سکتا تھا اور جس طرح آپ سے زعم مین تثلیث مین توحید ممکن ہے اوسی طرح اگر ہزار خدا بنے جاوین تو اس حالت مین بھی ممکن ہے۔) پھر آپ کو بحث و مباحثے کی کچھہ ضرورت نہ تھی۔

یا آپ کی یہ غرض ہے کہ خواہ کوئی شخص کیسے ہی معقول جوابات لکھے لیکن آپ ضرور اوسکا جواب الجواب لکھینگے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی اس تعصب آمیز بات سے حضرت عیسے بھی (اگر وہ ایسے ہی بزرگ ہین جیسا آپ عیسائی بیان کرتے ہین اور واقع مین ہین بھی

ہرگز خوش نہ ہون گے - خیر ہر صورت اگر واقعی یہ اشتہار آپ نے بطور تحقیق حق طبع کروایا ہے آپ اپنی دستخط خاص سے ایک اس مضمون کا نوشتہ لکھکر میرے پاس بھیجدیجئے کہ اگر واقع مین کسی شخص نے ان استفسارات کا جواب باصواب دیا اور وہ میری سمجھہ مین بھی آگیا تو مین بھی بے کسی عذر سے مسلمان ہوجاؤن گا بعد اس امر کے مجھے امید ہے کہ اگر سنت جواب آپکے سمجھہ مین آگئے تو غالبا آپ ہٹ دھرمی نہ کرینگے اور اگر آپ نے باوجود معقول ہوجانے کے بھی اظہار حق سے احتراز کیا تو (مین پھر کہتا ہون کہ) حضرت عیسی بھی آپ کی اس بات سے کبھی خوش نہ ہونگے تو آپ پر یہ مثل بعینہ صادق آئیگی کہ - لا الی ہولاء ولا الی ہولاء - نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے یا کسی شخص ثالث کو ہم اور آپ دونون اپنا حکم قرار دین جو نہ عیسائی ہو اور نہ مسلمان اور وہ فریقین سے مسلمات پر نظر کرکے فیصلہ کرے اگر اوسنے ان جوابات کو باصواب بتایا تو پھر آپ مسلمان ہونے مین کوئی عذر نہ کرین -

مین یہ مباحثہ کا وعدہ کرتا ہون کہ اگر آپ مضمون مفصل سابق کا ایک نوشتہ لکھکر میرے پاس بھیجدین تو مین ماسوا ان استفسارات کے جوابات سے سیکرونگا ادلہ اسلام کی حقیت پر پیش کرسکتا ہون بلکہ میری اپنی طرف سے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہے زمانہ گذشتہ کے بہت سے مصنف بہت کچھ لکھہ گئے ہین وہی مین آپکے سامنے پیش کرونگا اور اگر آپ کو ان استفسارات

لکھ طبع کرنے سے شق ثانی منظور ہے اور مباحثے سے اپکا مقصود محض ابلہ فریبی ہے تو مین اسطور پر بحث و مباحثہ کرنا محض حماقت اور تضیع اوقات سمجھتا ہون اس حالت مین تو اپکا اور عوام کا یہی خوب مباحثہ ہے جو وقت پر ہاتھا پائی سے بھی باز نہین رہتی اور آپکے ان بیہودہ سرائیون کا وہی جواب خوب دیتے ہین کیونکہ فضول بحث و مباحثے سے کوئی مذہب دنیا مین رائج نہین ہوا ہے یہ اشرف مذہب اسلام کو ہی ہوا ہے جسکے بانی نے فقط اپنے تقریرون اور خدا کی پاک کلام کی تاثیرون سے ہزارون کو اپنا طرفدار بنالیا اور جو لوگ اوسکی مذہب کی بیخ کنی کرنا چاہتے تھے خود انکا مذہب نیست و نابود کردیا یہ شرف کسی مذہب کو حاصل نہین کہ اوس کے پیشوا کے حین حیات تمام ملک مین اوسکا مذہب پھیل گیا ہوا ور جس قوم کے واسطے وہ مبعوث ہوا ہوا اس قوم نے بتمامہ اوسکا مذہب قبول کیا ہو - خصوصا اسلام سے پہلے مذہب کے مقابلے مین کوئی ادلہ باطلہ سے غالب ہونا چاہے تو حضرت ع

این خیالست و محال است جنون

کوئی شخص اگر آفتاب کا انکار کرسکے یہ چاہے کہ مخاطب اوسکو معدوم سمجھلے تو اوسکو ارباب عقول کیا کہینگے اور اپنی دو ہاتھ گز کی چادر سے کوئی چودہوین رات کے چاند کی روشنی کو چھپانا چاہے تو اہل کو آپ کیا سمجھینگے -

جس زمانہ مین کہ بانی اسلام صرف اپنے چند پیرووں سے تنہا - (تنہا نہین بلکہ خدا اوسکے ساتھ تھا) اکیلا چند

تہا اور ہزارون بدسرشت اور جاہل اور مشرک (جسکو
نہ کسی سے مال مارنے مین خوف تہا اور نہ کسی سے قتل
کرنے مین) ایک طرف تہے اور باوجود اسکے اوس نے
ان کو مخاطب کرکے باواز بلند کہدیا تہا کہ تم سب مع
اپنے معبودون سے بلکر (دیکہئے کس طور پر اونکی معبودون
کی مجبوری ظاہر کرتا ہے) مجہسے مکر کرو اور اگر تم پر ہوسکے
تو مجہے ایکدم کی فرصت مت دو لیکن باوجود سخت دشمنی
اور عناد کے وہ اون کا کیا کرسکے اور آخر کو طوعاً
وکرہاً سب نے اون کا دین قبول کیا باوجودیکہ حضرت
عیسیٰ ایک بے بسی کی حالت مین اس جہان سے منتقل ہوے
اور بقول آپ کے مخالفون نے اون کو سولی دی
(لیکن افسوس اونہین کو آپ اپنا خدا یا خدا کا بیٹا بتاتے
ہین) تو حضرت ایسے مذہب کو آپ دنیا سے کہان تک نابود
کرنا چاہین گے اور جس چراغ کو خدا نے اپنی تائید سے
روشن کیا ہے تاکہ گل کرنی کی کوشش کرینگے۔ (یریدون
لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الخ)
یاد رکہئے کہ اگر تمام دنیا کے لوگ ملکر اسلام کی مضبوط
بنا کو گرانا چاہین تو اونمین سے ایک امینٹ تک نہین
نکالسکتے ہان یہ بات جدا ہے کہ چند جہال محض کو (جنکو
دین سے بالکل مس نہین) روپیون کے لالچ سے
قحط وحط مین عیسائی کرلیا یا بیچارے یتیم بچون کو پرورش
کے بہانے سے دوزخ مین دہکیدیا۔

آپ نے مذہب محمدی کے بطلان کے واسطے اسقدر استفسارات
تحریر کی ہین (جنکا آپ کے زعم مین کوئی جواب نہ
تا مراد تہا) لیکن مین صرف آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا
ہون جسکا مجہے امید ہے کہ آپ جواب باصواب دینگے کہ
آپ نے باوجود اول مین مسلمان ہونے کے (جیساکہ
آپ کے نام سے ظاہر ہوتا ہے) اسلام پر عیسائی مذہب
کو کسوجہ سے ترجیح دی۔ (بشرطیکہ آپ نے بحالت عقل
وبلوغ عیسائی دین اختیار کیا ہو) ورنہ آپ کو موجودہ
عیسائی دین اسوجہ سے پسند آیا کہ اوسمین خدا صاحب
اولاد مانا جاتا ہے (تو شاید اگر کوئی ایسا مذہب ہوتا
جسمین خدا کا سالا کتہ مارا جاتا تو آپ اوسکو عیسائی
مذہب پر بہی ترجیح دیتے) یا آپ نے اسباعث عیسائی
مذہب اختیار کیا کہ اوسمین تین خدا مانے جاتے ہین
(تو آپ نے ایسے مذہبون پر جن مین تین سے بہی زاید
خدا مانے جاتے ہین عیسائی مذہب کو کس وجہ سے ترجیح دی
یا بقول بعض عیسائیون کے اس سبب سے آپ نے موجودہ عیسائی
مذہب کو اور سب مذہبون سے افضل سمجہا کہ اگر کوئی
عیسائی کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوجاے (خواہ کتنا ہی بڑا گناہ
کیون نہو) تو اوس سے باز پرس نہوگی کیونکہ خدا
نے اپنی عنایت رحیمی سے سب عیسائیون کے گناہون
کی کفارہ مین اپنے اکلوتی بیٹے کو سولی دلوادی
ہے (کیا بغیر اپنے بیٹے کے مارے خدا لوگون کے گناہ
معاف نہین کرسکتا تہا) اسکا مطلب یہ نکالنا چاہئے
کہ عیسائی کو ہر ایک گناہ مباح ہے خواہ چوری کرے
یا زنا کرے یا کسی شخص کو ناحق مار ڈالے یا اوس
سے بہی بدتر کوئی گناہ کرے اوسکو کچہ خوف نہین
ہے (تو حضرت آپکو مذہب ایرانی کی طرف مائل
ہونا چاہئے تہا جس کے مذہب مین سر سے کوئی گناہ

ہی نہ تہا جس کے کفارے مین خدا اپنے بیٹے کو مارتا
یا اگر آپنے کسی اور وجہ سے عیسائی مذہب اختیار
کیا ہے (جو میری سمجہ مین نہین آتی) تو آپ مہربانی
فرماکر اوس سے مجہہ کو مطلع فرمائے کیا تعجب ہے کہ
خدا تعالیٰ اس ہی بہانے سے مجہہ کو یا آپ کو راہ راست
پر لے آوے۔

اب خط تمام ہوا صرف مجہہ کو آپ سے ایک بات کہنی
کو رہی ہے جو سر بسر آپ کی بیہودہ پر مبنی ہے وہ
یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بہی آپ سے ہماری مانند آدمی
تہے اور ان کو بہی بہوک اور پیاس لگتی تہی اور
دیگر حاجات انسانی سے ان کو بہی گزیر نہ تہا۔
(یا کل مما تاکلون منہ ویشرب مما تشربون) اور جو بات
آپ لوگ ان کے حق مین کہتے ہین وہ اوس سے ہرگز راضی
نہ تہے وہ ہرگز نہ چاہتے تہے کہ خدا کا کوئی بیٹا یا شریک
تسلیم کیا جاوے (جیسا کہ اکثر مقامات انجیل مین ہے)
اس جہان سے جاتے وقت تک وہ برابر اپنی خدا
کو یاد کیا کئے اور یہودیون سے جو ہر برابر اپنی
پروردگار سے فریاد کرتے رہے انجیل تو آپ کے
سامنے ہے اوسمین آپ کیون نہین دیکہتے۔
جس طرح پر کہ خدا ان کا باپ تہا اوس ہی طرح ہمارا
بہی ہے ہمکو لازم نہین کہ ہم اپنے آسمانی باپ
(پروردش کنندہ) کو کسی ناروا طریقے سے یاد
کرین اور اوس کے بندونمین سے کسیکو اسکا شریک
یا حقیقی بیٹا (مین خدا کے بیٹے کا مطلب ہی نہین
سمجہتا) نہ بتاوین۔

فرضاً اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ حضرت عیسےٰ نے خود اپنے
کو خدا کا بیٹا کہا یا خود خدا ہونے کا دعوی کیا تو
عیسائی مذہب کے منجانب اللہ ہونے اور انجیل کے
کلام الٰہی ہونے مین بہت بڑا شبہ پڑ جاویگا۔
راقم محمد یونس خان از دتاولی ضلع علیگڈہ
ممالک مغربی و شمالی ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب محمد شریف صاحب مہتمم مطبع منشور محمدی سلمہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ نیازمند کچہ عرض کرتا ہے
امید کہ اپنے اخبار صداقت آثار مین درج کرکے مرہون
منت کرین۔ تہوڑی مدت ہوی کہ ایک کرسچن
صاحب نے بڑے فخر و تعصب سے میرے پاس ظاہر کیا کہ دیکہو
ہماری انجیل شریف کو کتنے مختلف زبانون مین ترجمہ
ہو گیا ہے تاکہ سب قوم کلام پاک کو پڑہنکی ہدایت
پاوین گے مین نے کہا پہلے اناجیل مروجہ کو کلام
الٰہی تصور کرنا محض جہالت ہے کیونکہ اوسکو صحیح
تواریخ کا بہی حکم نہین اور ترجمہ کا یہ حال ہے کہ اگر
دو نسخہ مختلف زبان سے مقابلہ کئے جائین گے تو
غلطیون کا شمار نہ ہوسکی بلکہ ایکہی زبان کے دو نسخے
ایک پر کرنا دوسرے نیا باہم مختلف ہین علاوہ برین
اصل زبان مین اگر ایک لفظ کے دو معنے ہون تو
مترجم کون سے ترجمہ مین لاوے البتہ ترجمہ تب
قابل اعتبار رہوگا جب اصل بہی سالم ہو حالانکہ
تم لوگون کے پاس اصل انجیل جو عبری زبان کی
تہی موجود نہین پس انصاف شرط ہے کہ جب اصل ہی

موجود نہین تو ترجمہ کو کیا اعتبار ہے کر سچن صاحب بہت پچھ اور لا یعنی باتون کے بعد کہنے لگے کہ یہ ترجمہ روح القدس کے مدد سے ہوتا ہے ممکن نہین کہ ایک لفظ یا نقطہ اصل سے بدل جاوے یہ جو کہو کہ اصل انجیل عبری زبان کی موجود نہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اسمین ہمارے مفسرون کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا عبری زبان مین تہی یا نہین مگر اکثرون کی یہ رائے ہے کہ اصل یونانی مین ہے جواب تک موجود ہے اوسوقت مین کتاب اثبات تحریف لائی تاکہ اوسکو دکہلاؤن اتنے مین کر سچن صاحب کہڑے ہوسے جانے لگے مین نے کہا کہ جب تک اس بات کا فیصلہ نہو تب تک مت جاؤ تو اونہون نے کہا کہ اس وقت فرصت نہین جب مجہ کو فرصت ملے مین آپ سے مکان پر آؤن گا مگر پھر کبہی اونہون نے منہہ نہین دکہلایا۔ آجتک علماء اہل اسلام نے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کیا کہ یہ سب تراجم اناجیل مروجہ کی درست نہین ہین مترجمون نے کسی جگہہ سہو اکسی جگہ عمداً غلطیان کئے ہین مثلاً اہل اسلام نے اگر اپنے مطلب سے تائید کی واسطے بیبل سے کوئی لفظ پکڑا تو دوسرے طبع یا ترجمہ مین اوس لفظ کو اوڑا دیا۔

واضح ہو کہ اندنون مین نیا عہد نامہ کو کشمیری زبان مین ترجمہ کرتے ہین مگر اب تلک صرف چار انجیلین کشمیری زبان کی طبع ہوکر شایع ہوئے ہین چنانچہ آج سے دس انجیل متی کشمیری زبان کی مطبوعہ مشن پریس لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب سنہ ۱۸۸۲ء کی ایک دوست سے گہر مین میری ملاقات سے گذری بہ نظر سرسری دریافت ہوا کہ بہت جگہہ ترجمہ اور الفاظ مین اختلاف ہے۔ چنانچہ مین اس کشمیری انجیل متی کو اردو انجیل مطبوعہ مشن پریس لودیانہ سنہ ۱۸۸۰ء سے ساتہ مقابلہ کرسے ان جملون کو جن کی ترجمہ مین اختلاف ہے اور ان لفظون کو جو کشمیری مین نہین ہے یہان درج کرسے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون انصاف کرنا چاہیے کہ جس حال مین اس ترجمہ کا یہ حال ہے تو اور ترجمون مین اگر اتنا اختلاف فاحش ہے۔ کیا تعجب!۔

اس ترجمہ اور مترجمون کا مختصر یہ حال ہے کہ ایک پادری صاحب نے کشمیر مین آکے قریب چھہ برس تک کشمیری زبان مین تعلیم پائی جب خوب اس کی اصطلاحات وغیرہ سے واقف ہوا تو ایک دو کشمیری منشیون کے ساتہ انجیل کو ترجمہ کرنا شروع کیا اسکے صحت کے واسطے کوشش بلیغ کرتے ہین۔ چنانچہ چھاپنے کے وقت خود اسکا کشمیری منشی پریس مین حاضر رہتا ہے۔

غرض عیسائیون کا یہ کہنا کہ ترجمہ روح القدس کے مدد سے ہوتا ہے کیسا باطل ہوا۔ واضح ہو کہ وہ الفاظ جو اسرار دو انجیل مین موجود ہین مگر کشمیری مین موجود نہین مین بخوف طوالت برکت کے لاین مین لکہتا ہون مگر جہان اختلاف ترجمہ ہو وہان مین دونون

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔